ٹیلیفون نمبر ۹۵
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۸ وفا ۱۳۴۶ ہش ۲۹ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ۸ جولائی ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۴۹

امیرِ مقامی اور امام الصلوٰۃ کا تقرر

ربوہ ۶ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ سے واپسی تک کے عرصہ کے لئے ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیر مقامی اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا ہے نیز ارشاد فرمایا ہے کہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی غیر حاضری میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری یا مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور امام الصلوٰۃ ہوں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ یورپ جانے کے ارادہ سے ربوہ سے کراچی تشریف لے گئے

اہلِ ربوہ اور بیرونجات سے آئے ہوئے احباب نے ہزاروں کی تعداد میں ریلوے سٹیشن پر جمع ہو کر

والہانہ محبت و عقیدت کے گہرے جذبات اور پُرسوز دعاؤں کے ساتھ حضور کو رخصت کیا

احباب سفر کے بابرکت ہونے اور حضور کی خیر و عافیت کے ساتھ کامیاب و بامراد مراجعت کیلئے بالالتزام دعائیں کریں

ربوہ ۷ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغرب کی مُردہ پرست اور دہریہ اقوام تک اسلام کا پیغام پہنچانے اور ان پر اتمام حجت کرنے کی غرض سے سفر یورپ پر روانہ ہونے کے لئے کل مورخہ ۶ جولائی ۱۹۶۷ء کو پونے گیارہ بجے قبل دوپہر چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ سے کراچی تشریف لے گئے۔

نہ صرف ربوہ کے ہزارہا مقامی احباب نے بلکہ سرگودہا، شیخوپورہ، لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گجرات، راولپنڈی اور دیگر بہت سے شہری اور دیہی مقامات کے کثیر التعداد احباب نے جو اس تاریخی موقعہ پر ربوہ کھنچے چلے آئے تھے جوق در جوق ریلوے سٹیشن پر گھنٹوں پہلے ہی جمع ہو کر والہانہ محبت و عقیدت کے گہرے جذبات اور درد و سوز میں ڈوبی ہوئی دعاؤں کے ساتھ اپنے جان و دل سے عزیز امام ہمام کو رخصت کیا۔

ایمان افروز منظر

ہزارہا احباب کی طرف سے دلی وابستگی اور محبت و عقیدت کے والہانہ اظہار، عارضی جدائی پر ایک گونہ بے چینی کی ناقابل بیان کیفیت اور پھر حضور کی اس الٰہی سفر کے مقاصدِ عالیہ میں عظیم الشان کامیابی کے لئے متضرعانہ دعاؤں کا یہ ایک نہایت ایمان افروز منظر تھا جو بحمد اللہ ہزارہا قلوب کو روحانی کیف و سرور سے ہمکنار کرنے کا موجب بنا۔ اُدھر خود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسن و احسان، بے پناہ محبت و شفقت، لطف و عنایات، نیز دردمندانہ دعاؤں اور نیک تمناؤں کی فراوانی نے سب پر اہتزاز کی کیفیت طاری کر رکھی تھی۔ ہر لمحہ اور ہر لحظہ ہزارہا قلوب سے دعائیں نکل نکل کر آسمان کی طرف بلند ہو رہی تھی کہ اے ارحم الراحمین تو اپنے خلیفۂ برحق کے اس الٰہی سفر کو جو اس نے سرزمین مغرب میں تیرے نام کو بلند کرنے اور وہاں کی گم کردہ راہ اقوام تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی غرض سے اختیار کیا ہے اپنی بے انداز برکتوں، رحمتوں اور فضلوں سے نوازنا، حضور کا ہر ہر قدم پر ہر آن حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو اور حضور کو کامیاب و بامراد خیر و عافیت کے ساتھ ہمارے درمیان واپس لا۔

قافلہ کے ارکان

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس الٰہی سفر میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو (جو انتظامات کے سلسلہ میں چند روز پیشتر ہی کراچی پہنچ چکے ہیں) بحیثیت وکیل التبشیر، مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے کو بطور پرائیویٹ سیکرٹری اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب دہلوی کو بطور خادم حضور ایدہ اللہ کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہے۔ مزید برآں حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین اور محترمہ سیدہ طیبہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی اپنے خرچ پر حضور کے ہمراہ یورپ تشریف لے جا رہی ہیں۔

نیز مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر صنعت و تجارت، مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر زراعت اور مکرم چوہدری صلاح الدین احمد صاحب ناظم جائداد اور عملہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے بعض ارکان حضور کے ہمراہ کراچی تک گئے ہیں۔ یہ احباب وہاں حضور کو رخصت کرنے کے بعد کراچی سے ربوہ واپس آجائیں گے۔

قصرِ خلافت سے روانگی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قصر خلافت سے ساڑھے نو بجے صبح موٹر کار میں قصر خلافت سے روانہ ہوئے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور بعض دیگر احباب دوسری کاروں میں حضور کے ہمراہ تھے۔ پہلے حضور حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا سے ملاقات کرنے اور حضرت سیدہ کی خیریت دریافت کرنے ان کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ وہاں سے حضور بہشتی مقبرہ گئے۔ جہاں حضور نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور دوسرے بزرگوں کے مزاروں پر دعا کی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور جو دیگر احباب حضور کے ہمراہ تھے اس دعا میں شریک ہوئے۔

اسٹیشن پر تشریف آوری

بہشتی مقبرہ میں دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور ۹ بجکر ۵۰ منٹ پر ریلوے اسٹیشن تشریف لائے جہاں ہزارہا احباب ایک نظام کے تحت قطار در قطار حضور کے انتظار میں ایستادہ تھے

(باقی دیکھیں ص۸)

سعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ جولائی ۱۹۶۷ء

ارتداد کی سزا

یہ ایک عجیب حقیقت ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جس قدر اس بات پر زور دیا ہے کہ

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

یعنی دین میں کوئی جبر نہیں (کیونکہ) ہدایت گمراہی سے تمیز ہو چکی ہے۔ اسی قدر خون پرست لوگ قتل مرتد کو اسلام کا مسئلہ بنانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ آخر بڑے بڑے متجسس لوگوں کو اقرار کرنا پڑا ہے کہ قرآن مجید میں قتل مرتد کا کوئی حکم نہیں۔ مودودی صاحب ایسے بعض اہل علم حضرات نے قرآن مجید کی آیات کو توڑ مروڑ کر اس بدنام مسئلہ کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

زیادہ تعجب اس وجہ سے ہے کہ ایک طرف تو یہ ابنائے وقت اسلام کو ایک عملی دین کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو دوسری طرف اسی کو "جنگل" قانون کا پلندہ ثابت کر جاتے ہیں۔ اور اپنی طرف سے بعض باتیں ملا کر قرآن مجید کی معصوم آیات سے "خون آشامی" کا جواز نکالنا چاہتے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ جو صاحب قرآن مجید سے قتل مرتد کا مسئلہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک نے ایک دوسرے سے مختلف آیات کو اپنی خواہش کے تیروں کا نشانہ بتلایا ہے۔ چنانچہ مولوی شبیر احمد صاحب نے قرآن مجید کی وہ آیات اپنائی ہیں جس میں بچھڑا پرستی کا ذکر آتا ہے کہ

إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ
فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ

مودودی صاحب اٹھے تو انہوں نے اس اقرار کے ساتھ کہ اگر یہ مسئلہ قرآن کریم سے ثابت نہ بھی ہو تو احادیث اور فقہ اس کو صحیح ثابت کرتی ہیں۔ اور یہ استدلال کیا ہے کہ چونکہ ساری اسلامی تعزیرات قرآن کریم سے نہیں نکالی جا سکتیں۔ اس لئے بعض پراگندہ روایات اور فقہ بھی اتنی بڑی تعزیر یعنی قتل کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔ یہ اس لئے کہ خود مودودی صاحب کو شبہ ہے کہ جو آیہ انہوں نے قتل مرتد کے جواز میں پیش کی ہے۔ اس سے یہ مسئلہ ثابت بھی ہو سکتا ہے۔ یا نہیں اسکے باوجود مودودی صاحب نے آیہ

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ
فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ۗ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ
يَعْلَمُونَ ○ وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ
عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ
الْكُفْرِ ۙ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ

ترجمہ۔ پس اگر وہ توبہ کر لیں اور نمازوں کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ تو دین میں تمہارے بھائی ہیں۔ اور ہم (اپنی) آیات کو علم والی قوم کے لئے کھول کھول بیان کرتے ہیں۔ اور اگر (یہ لوگ) اپنے عہد و پیمان کے بعد اپنی قسموں کو توڑ دیں۔ اور تمہارے دین پر طعنہ کریں تو (ایسے) سرداران کفر سے لڑائی کرو۔ تاکہ وہ شرارتوں سے باز آ جائیں۔ کیونکہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔

سے قتل مرتد کا مسئلہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

ہم ان آیات پر بعد میں بحث کریں گے۔ ——— اب مودودی صاحب کے ایک ہم خیال نے کسی مضمون کا ترجمہ مودودی صاحب کے ماہنامہ ترجمان القرآن میں شائع کیا ہے۔ اس میں صاحب مضمون نے قتل مرتد کے جواز میں قرآن کریم کی مندرجہ ذیل معصوم آیہ کریمہ جس میں قتل مرتد کی تردید ہے پیش کی ہے آیہ "

"وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ
كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا
خَالِدُونَ ○

اس کا ترجمہ اسی مضمون میں یوں کیا گیا ہے۔

ترجمہ۔ اور تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے اور کافر ہی مرے تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا و آخرت دونوں میں ضائع ہو جائیں گے۔ اور یہی لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

مضمون نگار نے آیہ کریمہ ہی صرف لکھ کر چھوڑ دی ہے اور احادیث و فقہ کی طرف پلٹ گئے ہیں۔ معلوم نہیں کہ مضمون نگار اس آیہ سے جو دراصل قتل مرتد کی تردید کرتی ہے [illegible] کس طرح قتل مرتد کا مسئلہ ثابت کرتے ہیں۔ اگر قرآن کریم میں قتل مرتد کی سزا ہوتی تو یہ موقعہ تھا کہ اللہ تعالیٰ صاف صاف لفظوں میں فرما دیتا کہ اس کو قتل کر دیا جائے۔ یہاں تو جو سزا اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہے وہ یہ ہے کہ

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (باقی)

حدیث النبی ﷺ

تنہا اور باجماعت نماز کا فرق

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جماعت کی نماز تنہا نماز پر ستائیس درجہ (ثواب میں) زیادہ ہے۔ (بخاری باب بدء الاذان)

عرب کا چاند

مکرم نصیر احمد خان صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

چڑھا مہ عرب کا مدینے مدینے — شب قدر بوسے لئے دل کشی نے
سعادت کے دن برکتوں کے مہینے — لگے پار ڈوبے دلوں کے سفینے
زر و زن کے ماروں کو احسن بنایا — دکھایا تھا یہ معجزہ آپ ہی نے
وہ اُمّی نبی جس نے اسلامیوں کو — سکھائے جہاں بانیوں کے قرینے
ہر اک دل بنا قلزمِ آدمیت — ہوئے پُر محبت سے صحرا کے سینے
ہوا قابِ قوسین سے بڑھ کے ادنیٰ — چڑھا آسمانِ معلّٰی کے زینے
فرشتے پکارے مبارک سلامت — خدا نے دیئے بخش سارے خزینے

نصیر ان کے نورِ ہدیٰ کی بدولت
دلوں کے اٹھے جگمگا آبگینے

اسلامی اخلاق اور انکی اہمیّت

(مکرم حیدر علی صاحب ظفرؔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

ابتدائے آفرینش سے دنیا کا جامع نقطہ خدا تعالےٰ کے وجود پر ایمان رہا ہے دنیا کی تمام قوموں اور تہذیبوں میں یہ عقیدہ کسی نہ کسی شکل میں پایا جاتا ہے۔ اسلام نے بھی دنیا کی تہذیب کی بنیاد اسی نقطہ پر قائم کی ہے۔ اسلام کا دعوے ہے کہ انسان کی پیدائش کی علّت غائی خدا تعالےٰ کا "عَبۡدٌ" بننا ہے اور اس کی صفات کو ظاہر کرنا ہے۔ آیت کریمہ

"اِنِّی جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً"

(سورۂ بقرہ ع۲)

اور

"وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ"

(سورہ ذاریات آیت ۵۷)

میں اسی طرف اشارہ ہے۔

انسان تبھی حقیقی عبد بن سکتا ہے جبکہ وہ خدا تعالےٰ کے رنگ میں رنگین ہو جائے اور اس کی صفات اور افعال کے ساتھ مشابہت پیدا کرے اس مفہوم کو قرآن مجید نے

"صِبۡغَۃَ اللّٰہِ۔ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبۡغَۃً"

(سورہ بقرہ آیت ۱۳۸)

کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ صفاتِ الٰہیہ کے مظہر بندے پر ہی اخلاق کی صحیح تعریف کا اطلاق ہوتا ہے۔

اخلاق کی ضرورت و اہمیّت

اخلاق کی ضرورت و اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ اس کے بغیر انسان خدا تعالیٰ کا حقیقی "عبد" نہیں بن سکتا۔ تاریخ شاہد ہے کہ قوموں اور ملتوں کی زندگی میں اخلاق اہم کردار کا حامل رہا ہے۔ اقوام وملل کی تاریخ جن اجزاء و عناصر سے ترکیب پاتی ہے ان میں اخلاق کو ایک خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔ دراصل قوموں کی ترقی تنزل اور بقاء و فنا کا راز ان کے اچھے اور برُے اخلاق میں مضمر رہا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

اِنَّمَا الۡاُمَمُ بِالۡاَخۡلَاقِ اِنۡ صَلُحَتۡ
صَلُحُوۡا وَاِنۡ فَسَدَتۡ اَخۡلَاقُھُمۡ فَسَدُوۡا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شریعت کے دو بڑے حصّے بتائے ہیں جن میں سے ایک اخلاق ہے۔ فرمایا:۔

"شریعت کے دو ہی بڑے پہلو ہیں۔۔۔۔۔ ایک حق اللہ اور دوسرا حق العباد۔۔۔۔۔ حق العباد یہ ہے کہ تکبر، خیانت، ظلم وغیرہ بد اخلاقی کسی نوع کی اپنے کسی بھائی سے نہ کی جائے گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور واقع نہ ہو۔"

(تقریر ۲۹ر دسمبر ۱۹۰۴ء)

مجسم اخلاق صلے اللہ علیہ وسلم نے "بُعِثۡتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الۡاَخۡلَاقِ"

(ترمذی ابواب السیر)

فرما کر اپنی بعثت کا ایک بڑا مقصد "اخلاق کے عروج کمال" ہی کو بتایا ہے۔ اسلام صرف یہی نہیں چاہتا کہ ایک آدمی بذاتِ خود اخلاقِ حسنہ کا مکمل نمونہ بن جائے بلکہ وہ اس کا یہ بھی اخلاقی فرض ٹھہراتا ہے کہ وہ دوسروں کو بھی ویسے ہی اخلاق حسنہ کا گرویدہ بنائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب منہاج الطالبین میں اخلاق کو دین کا نصف حصہ قرار دیا ہے۔ علامہ شبلی نعمانی نے لکھا ہے کہ:۔

"مذہب اسلام تین چیزوں کے مجموعے کا نام ہے عقائد عبادات اور اخلاق۔"

(الکلام حصّہ دوم)

شیخ الاسلام حافظ ابن قیم جوزی رح اخلاق کے بارہ میں یوں رقمطراز ہیں:۔

"دینِ اسلام خُلق کا ہی دوسرا نام ہے۔"

(اخلاق اور فلسفۂ اخلاق صفحہ ۵۱)

اخلاق کی اہمیت تمام مذاہب میں مسلّم ہے۔ کسی مذہب نے بھی جھوٹ، ظلم، چوری، ڈاکہ اور دیگر جرائم کو اچھا نہیں سمجھا۔ اس کے برعکس اخلاقی طاقتوں کا خلاصہ پاکیزگی، پرہیزگاری، دانائی، انصاف، شجاعت اور محبت قرار دیا ہے۔ اور کوئی مذہب بھی ان سے خالی نظر نہیں آتا۔ یہاں تک کہ عرب جاہلی بھی اخلاق سے بالکل عاری نہ تھے۔ جود و سخاوت، مہمان نوازی اور کہیں کہیں غریبوں مسکینوں کی مدد کا جذبہ بھی پایا جاتا تھا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اخلاقی اقدار دوسرے مذاہب میں بھی کم وبیش پائی جاتی ہیں تو پھر اسلام اور دیگر مذاہب میں مابہ الامتیاز کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بنیادی طور پر تو سب مذاہب میں اخلاقی تعلیم دی گئی ہے لیکن اس کی تفاصیل، اسکے اسباب اور اس کے حصول کے ذرائع وغیرہ میں اختلاف ہے اور یہی اختلاف دراصل اسلامی تعلیم کو دوسرے مذاہب کی تعلیم سے ممتاز کرتا ہے۔

اخلاق کی تعریف

اخلاق کی تعریف بھی ایک مختلف فیہ امر رہا ہے۔ اسلام کے سوا دیگر مذاہب اور فلاسفر نے اس کی تعیین و تعریف میں سخت لغزشیں کھائی ہیں۔ اور اس کی عجیب وغریب تعریفیں کی ہیں۔ بعض کے نزدیک "خلق" وہ نیک مادہ ہے جو انسان کے اندر خدا کی ذات پر دلالت کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ خلق اس گہری جڑ رکھنے والے ملکہ کا نام ہے جس سے انسانی اعمال بلا فکر و رویّہ آپ ہی آپ سرزد ہوتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے:۔

"خلق وہ مادہ ہے جو لمبے تجربے کے بعد انسان میں پیدا ہوا اور اب ورثہ کے طور پر انسانوں میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔"

(بحوالہ منہاج الطالبین صفحہ ۲۷)

مولانا محمد حفظ الرحمان صاحب اخلاق کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:۔

"مسلسل کسی عمل کے وجود پذیر ہوتے رہنے سے انسان اگر کسی عمل کا خوگر ہو جائے اور وہ اس کی عادت بن جائے تو اس عادت بن جانے اور خوگر ہو جانے کا نام خلق ہے۔"

(اخلاق اور فلسفہ اخلاق صفحہ ۱۵)

علامہ زبیدی رح فرماتے ہیں:۔

"یہ (خلق۔ ناقل) اس ہیئت اور حالت کا نام ہے جو نفس انسانی میں اس طرح راسخ اور قائم ہے کہ اس کی وجہ سے نفس سے اعمال اور کردار بآسانی وبسہولت صادر ہوتے اور بلا فکر و غور وجود پذیر ہوتے رہتے ہیں۔"

(شرح احیاء العلوم جلد ۷ صفحہ ۳۲۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اخلاق کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک خلق اس حالت کا نام ہے جبکہ طبعی تقاضے قوت فکر کے ساتھ ملا دئے جائیں اور ان تقاضوں سے کام لینے والی ہستی مقتدر ہو۔"

(منہاج الطالبین صفحہ ۲۷)

"طبعی تقاضے جب عقل اور مصلحت کے ماتحت آئیں تب ان کو اخلاق کہتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔"

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام صفحہ ۱۲۵)

"اخلاق کی تعریف یہ ہے کہ طبعی تقاضوں کو برمحل استعمال کیا جائے۔" (ایضاً صفحہ ۱۲۶)

حضرت حکمٌ عدل علیہ السلام "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں فرماتے ہیں:۔

"سو جاننا چاہیئے کہ خَلق خاء کی فتح سے ظاہری پیدائش کا نام ہے۔ اور خُلق خاء کے ضمہ کے ساتھ باطنی پیدائش کا نام ہے اور چونکہ باطنی پیدائش اخلاق سے ہی کمال کو پہنچتی ہے۔ نہ صرف طبعی جذبات سے اس لئے اخلاق پر ہی یہ لفظ بولا گیا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۳۰)

پھر ظاہری اعضاء کے مقابل پر باطن میں کمالات انسانی کی کیفیتیں رکھے جانے کا ذکر کرنے کے بعد حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پس جب انسان محل اور موقع کے لحاظ سے اس قوت کو استعمال میں لاتا ہے تو اس کا نام بھی خلق ہے۔" (ایضاً)

حضور علیہ السلام کے ان ارشادات کی تتبع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ طبعی حالتوں کے برمحل استعمال کا ہی نام "خلق" ہے جس کی جمع اخلاق ہے۔ اور یہی صفت انسانوں کو دوسرے حیوانوں سے ممتاز کرتی ہے۔ اسلام بھی یہ تعلیم دیتا ہے کہ انسان کے تمام اعمال کا صدور موقع محل اور عقل و مصلحت کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اگر ظالم کو معاف کر دینے سے اس کی اصلاح ہوتی ہو تو اس کو معاف کر دینا ہی مصلحتاً درست ہے۔ اور اگر بدلہ لینے سے وہ راہِ راست پر آجاتا ہے تو بدلہ لینا ہی قرین مصلحت ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:۔

"جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُھَا فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُہٗ عَلَی اللّٰہِ"

(سورہ شوریٰ ع۴)

پس انتقام کے موقع پر عفو اور شجاعت کے موقع پر تہوّر کا مظاہرہ کرنا جیسا کہ انجیل روا رکھتی ہے۔ اسلام کے نزدیک وجہ اخلاق

مسجد محمود زیورک میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

سیرۃ نبویؐ پر تقاریر۔ عرب بھائیوں کے لئے امداد کی تحریک اور چندہ کی فراہمی

(مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد محمود زیورک سوئٹزرلینڈ)

مسجد محمود زیورک میں مؤرخہ ۱۸ جون ۶۷ء بروز اتوار جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ مسلم و غیر مسلم احباب و خواتین جو تقریباً ایک درجن ممالک سے تعلق رکھتے تھے دنیا کے محسن اعظمؐ کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم ایک ترک قاری علی چیتن بزرگان نے نہایت خوش الحانی سے کی جس کے بعد خاکسار نے "اسلامی ثقافت" پر تقریر کی اور بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیسی عظیم الشان ثقافت کی بنیاد رکھی اور اس پر پھر ایسی بلند و بالا اور وسیع و عریض عمارت تعمیر ہوئی کہ یورپ کے غیر متعصب مستشرقین کو بھی داد دئے بغیر چارہ نہیں۔

دوسری تقریر محترم ڈاکٹر محمد عزّ الدین حسن کی تھی جنہوں نے نہایت خوبی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا ایک مختصر خاکہ پیش کیا۔

آخر میں مسٹر کہرومان تونابلو نے قرونِ اولیٰ و وسطیٰ کے مسلمانوں کے علمی شغف اور سائنسی ترقیات کو بیان کیا۔

خاکسار نے اس موقع پر اپنے عرب بھائیوں کے حالیہ تکلیف دہ حالات میں دلی رنج و ہمدردی کا اظہار کیا اور تحریک کی کہ ہم اس جذبہ کا عملی اظہار اپنی حقیر مالی امداد سے کریں۔ چنانچہ سوا سو اکتالیس فرینک جمع ہوئے۔

نماز عصر کی باجماعت ادائیگی کے بعد یہ تقریب تکمیل پذیر ہوئی۔

نہیں بن سکتا۔

اخلاق کی بنیاد

مختلف مکاتب فکر کی طرف سے عقل اور وحی الٰہی کو اخلاق کی بنیاد قرار دیا گیا ہے لیکن ان ہر دو بنیادوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں ہر ایک ناقص اور نامکمل ہے۔ اگر صرف عقل پر اخلاق کی بنیاد رکھی جائے تو یہ بھی درست نہیں ع

"یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو"

(درثمین)

اور اگر عقل کے علی الرغم اخلاق کی بنیاد صرف "وحی الٰہی" پر رکھی جائے تو یہ بھی درست نہیں کیونکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے اس لئے معلوم ہوا کہ نہ اکیلی شریعت اخلاق کا مبداء ہے۔ نہ عقل بلکہ حقیقی اخلاق حسنہ کا ظہور شریعت حقہ عقل صحیح اور مصلحت عامہ کے مطابق عمل میں آتا ہے۔

اسلامی نقطۂ نگاہ سے اخلاق کی بنیاد ایمان باللہ، ایقان بالمعاد، تقوی اللہ، صدق دلی اور خلوص نیت پر ہے۔ جس شخص میں یہ باتیں نہیں پائی جاتیں اس کے اعمال ضائع اور اکارت گئے۔ کیونکہ انسان کے نیک اعمال یا تو حقوق اللہ کی ادائیگی سے متعلق ہیں یا پھر حقوق العباد کی۔ یہ دو نوں اقسام کے اعمال اسی وقت مقبول بارگاہ احدیت ہوتے ہیں جب وہ خدا تعالےٰ کی خاطر کئے جائیں۔ اور جن کا اجر و ثواب خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا حصول ہو۔ اسلام کا عقیدہ آخرت انسانی اخلاق اور اعمال کے لئے ایک امتیازی حیثیت رکھتا ہے اور اسی پر حقیقی نیکی اور تقویٰ کا دارومدار ہے اور اسلامی اخلاق کی خوبی و برتری کا راز یہی ہے کہ وہ سب محض خدا کی رضاجوئی کے لئے اختیار کئے جاتے ہیں۔ اور ان اعمال کی روح یوم آخرت کا عقیدہ ہے کوئی عمل اس وقت تک درست، صحیح، سود مند اور نافع نہیں بنتا جب تک اس کے کرنے والے کی نیت نیک نہ ہو۔ اس کی حرکت و تحریک کے پیچھے نیک ارادہ نہ ہو۔ نیک نیتی اور نیک ارادہ ہی اخلاق کی بنیاد کی اینٹ ہے اسلئے اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ جو نیک کام بھی کیا جائے اس کی محرک کوئی دنیوی غرض نہ ہو اور نہ اس سے مقصود ریاء و نمائش، جذب منفعت، طلب شہرت یا طلب معاوضہ وغیرہ ہو بلکہ ہر کام میں صرف اللہ تعالےٰ کے حکم کی بجا آوری اس کی رضا اور خوشنودی مدِ نظر ہو۔ یہی اخلاص ہے اگرچہ عقل ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ دنیا میں زندگی گذارنے کے لئے اخلاقِ فاضلہ ضروری ہیں۔ لیکن عقل ایک محدود چیز ہے مختلف ماحول میں مختلف نتائج کا استخراج کرتی ہے اس لئے ظاہر ہے کہ انسانی اخلاق کی بنیاد ایسی محدود چیز پر رکھنا کسی طرح درست نہیں سمجھا جا سکتا اس لئے ضروری ہے کہ انسانی اخلاق کی کوئی ایسی اساس تلاش کی جائے جو زیادہ پائیدار، ٹھوس، وسیع الاثر اور عالمگیر جذب و کیف کی غماز ہو۔ اس کی صحیح تصویر علمی و عملی طور پر اسلام پیش کرتا ہے۔

اخلاقی قوتوں کا سرچشمہ

بعض لوگوں کے نزدیک اخلاقی قوتوں کا منبع قوت فکریہ یعنی عقل، غضب اور شہوت ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ انسان میں خوشی حاصل کرنے کی بڑی خواہش ہے۔ یہ جب عقل سے ملتی ہے تو اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں اخلاق کا مخزن، مظہر اور مبداء خود انسان کی طبیعت ہے جیسا کہ اسلام کہتا ہے کہ تمام اخلاقی قوتوں کا سرچشمہ انسانی دل ہے۔

جسم کے سارے اعضاء دل کے حکم کے تابع ہوتے ہیں۔ پس جتنے نیک اعمال کا صدور ہمارے جسمانی اعضاء سے ہوتا ہے وہ سب دل کی پاکیزگی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حکیمانہ ارشاد اسی حقیقت کا مظہر ہے۔

"اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ
مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ
صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ
وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ
الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا
وَهِیَ الْقَلْبُ۔"

(صحیح بخاری کتاب الایمان)

انسانی پیدائش فطری موزونیت کی حامل ہے۔ آیت کریمہ

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔" (سورة التین ع۱)

اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے:۔

"مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ
عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ
یُهَوِّدَانِهٖ اَوْ یُنَصِّرَانِهٖ
اَوْ یُمَجِّسَانِهٖ۔" (بخاری و مسلم)

یعنی تمام بچے فطرتِ صحیحہ پر پیدا ہوتے ہیں۔

اسلامی اخلاق کے مآخذ

کسی بھی نظریہ کی بنیاد قابلِ اعتماد، قابلِ فہم اور قابلِ عمل بنیادی اصولوں پر ہوتی ہے۔ جہاں تک اسلامی اخلاق کا تعلق ہے اس کا سب سے بڑا مآخذ، منبع اور سرچشمہ قرآن مجید ہے جس نے اہلِ عرب کو حیوانی زندگی سے نکال کر با اخلاق انسان بنا دیا نہ صرف با اخلاق بلکہ باخدا اور خدا نما بنا دیا۔

قرآن مجید میں اصولی اور تفصیلی ہر دو لحاظ سے اسلامی اخلاق حسنہ کو اختیار کرنے اور اخلاق سیئہ سے بچنے کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ آیت کریمہ

"اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ
وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ
ذِی الْقُرْبٰى وَیَنْهٰى
عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ
وَالْبَغْیِ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ۔"

(سورہ نحل ع ۱۳)

میں اصولی اخلاق کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اسلامی اخلاق فاضلہ کا دوسرا بڑا مآخذ احادیثِ نبویہؐ ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اخلاق سے آراستہ و پیراستہ ہونے کے متعلق مختلف مواقع پر مختلف رنگوں میں جو تلقین و نصائح فرمائی ہیں وہ انفرادی ہوں یا اجتماعی ہماری زندگی کا قیمتی سرمایہ ہیں۔

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم مجسم اخلاق اور مجمع جمیع صفاتِ حسنہ تھے۔

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ

(سورہ قلم ع۱)

کی عظیم الشان الٰہی شہادت اور

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ
حَسَنَةٌ۔"

(سورہ احزاب آیت ۲۲)

کی زبردست الٰہی تلقین حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ اور اعمالِ حسنہ کا زندہ ثبوت ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کی وفات کے بعد جب صحابہ رضوان اللہ علیہم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ کے اخلاق کے بارہ میں دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا:۔

"كَانَ خُلُقُهٗ كُلُّهُ الْقُرْاٰنُ"

(مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۲۱۶)

لوگو مجھے کیا پوچھتے ہو جاؤ قرآن کھول کر دیکھ لو جو اخلاق قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں وہ سب آپ میں بدرجہ اتم و اکمل پائے جاتے تھے۔

اخلاق کی مختلف صورتیں

انفرادی اخلاق اور اجتماعی یعنی قومی اخلاق۔ انفرادی اخلاق وہ ہیں جن کا تعلق صرف انسان کی اپنی ذات تک محدود ہوتا ہے اور قومی اخلاق سے مراد ایک دوسرے کے ساتھ اچھا برتاؤ نیک سلوک صاف معاملہ اور خوشگوار تعلق پیدا کرنا ہے۔ جیسے امانت و دیانت، عدل و انصاف، عفو، درگذر، ہمدردی و مواسات۔

(باقی)

ہماری قربانیوں کا معیار

مکرم لئیق احمد صاحب طاہر (شاہد) ربوہ

جماعت احمدیہ نے گذشتہ پون صدی میں۔ قیام توحید۔ اشاعت اسلام و قرآن مجید تعمیر مساجد۔ بیرونی ممالک میں تبلیغی مراکز کے قیام اندرون ملک میں دینی و روحانی و اخلاقی سطح پیدا کرنے کے لئے عظیم الشان قربانیاں دی ہیں۔ ان کی مثال ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت زمانہ کے سوا اور کہیں نہیں ملتی۔ آج دنیا میں مسلمان کہلانے والے ستر کروڑ کے قریب ہیں لیکن ایسے لوگ بہت شاذ ہیں جنہیں اسلام کا درد ہو۔ جن کے دل میں اشاعت اسلام کا جذبہ موجزن ہوتا ہو جو اپنے آقا و مطاع حضرت سرور کونین فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلتے ہوئے اسلام کی تبلیغ دنیا میں کرتے ہوں۔ مسلمان درحقیقت ایک شہر کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن افسوس یہ شہر خواب غفلت میں مبتلا ہے

اب جماعت احمدیہ کی شکل میں یہ شہر بیدار ہوا ہے۔ اور اس کی گرج سے ایشیا یورپ امریکہ و افریقہ میں ایک لرزہ طاری ہونے لگا ہے اور تمام ادیان مذہب اسلام کو اپنے لئے کھلا چیلنج تصور کرنے لگے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل نصاریٰ یہ دعوے بہانگ دہل کرتے تھے کہ دنیا کا آئندہ مذہب عیسائیت ہوگا اور امن کے متلاشی کلیسیا کی گھنٹیوں کی سریلی آوازوں پر سر دھنتے ہوئے یسوع مسیح کے آگے سجدہ ریز ہونگے لیکن آج پہلی فضا یکسر بدل چکی ہے۔ کاسر صلیب نے ایک نئی زمین اور نئے آسمان کی بنیاد رکھدی ہے۔ آج اس زمین پر روحانی پیاس بجھانے کے لئے صرف اور صرف چشمۂ اسلام کا دہانہ کھلا ہے۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور رحم سے ہمیں اس زندگی کے چشمہ سے شادکام فرمایا ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم ساری دنیا میں اس کی منادی کم سے کم وقت میں کردیں تاکہ دنیا روحانی پیاس بجھا سکے اور نئی زندگی سے ہمکنار ہو۔ اگر ہم اس فریضہ سے بخوبی عہدہ برآ نہ ہوں گے تو خدا تعالیٰ کے دربار میں ہمیں جوابدہ ہونا پڑے گا۔

ساری دنیا میں احمدیت کی اشاعت کا بہت عظیم الشان کام ہے۔ جب بھی کوئی نیک تحریک اٹھتی ہے۔ ابلیسی طاقتیں متحد ہوکر اسے کچلنے کی کوشش کرتی ہیں۔ لیکن جن کے دل نور ایمان سے منور ہوں وہ اپنا سب کچھ قربان کرکے وہ الٰہی تحریک کامیاب کرتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ پروانہ وار شمع رسالت پر قربان ہوئے اور انہوں نے اسلام کا نام دنیا کے چپہ چپہ تک پہنچا دیا۔ انہوں نے اسلام کی خاطر اپنے گھربار چھوڑے۔ جائیدادیں قربان کیں۔ اولادیں اپنے سامنے ذبح ہوتے ہوئے دیکھیں اپنی جانیں اسلام پر فدا کیں اپنے اموال پانی کی طرح بے دریغ بہادئے لیکن اسلام کے نام پر آنچ نہ آنے دی۔

چہ خوش رسمے بنا کردند بخون و خاک غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ اسلام اپنی نشأۃ ثانیہ میں پھر سے پہلی سی عظمت اور سرخروئی حاصل کرے گا ظاہر ہے ایسے تابناک دور کے لانے کے لئے ہم تمام احمدیوں کو صحابہ کرامؓ کی سی غیر معمولی قربانیاں دینی ہوں گی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے خدا تعالیٰ نے تین صدیوں کی مدت مقرر فرمائی ہے۔ اب جوں جوں یہ زمانہ قریب سے قریب تر آ رہا ہے ہماری قربانیوں کا معیار بھی بلند سے بلند تر ہوتا چلا جانا چاہئے ورنہ ہم زمانہ کی دوڑ میں ساتھ نہیں سکیں گے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ ثانیؓ نے بارہا جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ انتہائی قربانیوں کے لئے تیار ہو جائے۔ تا ہم جلد سے جلد اسلام کی جاہ و حشمت اور شان و شوکت اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ فرمایا:۔

"میں نے جماعت کو اس امر کی طرف پچھلے چند ہفتوں سے توجہ دلائی ہے کہ اسلام کی فتح اور اس کی کامیابی کے لئے جو جنگ ہونے والی ہے وہ اب قریب آ رہی ہے اور انہیں اس کی خاطر قربانیاں کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اسی غرض کے لئے میں نے بعض مالی تحریکیں کی ہیں۔ بعض وقف زندگی کی تحریکیں ہیں۔"

(الفضل ۹ر نومبر ۱۹۴۴ء ص۱ کالم نمبر ۳)

پھر فرمایا:۔

"پس جو تحریکیں میں نے جماعت میں کی ہیں ان کی طرف میں ایک دفعہ پھر دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کوئی شخص میری ان تحریکات کو اس رنگ میں نہ سمجھے کہ شاید کل ہی وہ دن آنے والا ہے۔ کہ جب اسلام کی ترقی کے لئے جماعت سے انتہائی قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے گا۔ ہم تو کہتے ہیں کہ اس دن کے آنے میں ابھی اور دیر ہو تا کہ ہمارے کمزور بھی تیار ہو جائیں اور ہم میں سے ہر شخص کے اندر یہ مادہ پیدا ہو جائے کہ وہ وقت آنے پر ہم اپنے اموال اپنے اوقات اپنی جانیں۔ اپنی اولادیں اپنی بیویاں اور اپنے دوست سب کچھ خدا کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔"

(الفضل ۹ مئی ۱۹۲۹ء ص۳ کالم ۴)

پھر جماعت کو خبردار فرمایا کہ آئندہ زبردست قربانیوں کا زمانہ آنیوالا ہے اس کے لئے مستعد ہو جائے۔ فرمایا:۔

"میں امید رکھتا ہوں کہ مومن کا اخلاص ہر مصیبت اور ہر مشکل کے وقت اس کے کام آتا ہے اور وہ کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ خواہ وہ اس کے سامنے کسی شکل میں ہی کیوں نہ پیش ہو۔ میں سمجھتا ہوں ہماری جماعت کا وہ طبقہ جو اپنے دلوں میں نور ایمان رکھتا ہے جو اپنے قلوب میں اخلاص اور محبت کی آگ رکھتا ہے۔ جس کا ایمان صرف زبانوں پر نہیں۔ بلکہ اس کے قلوب ایمان کی روشنی سے منور ہیں وہ اس بوجھ کو بھی اٹھا جائیگا اور آنے والے بوجھ کو اٹھانے کے لئے بھی پوری ہمت کے ساتھ تیار ہوگا اور جب اس کے سامنے اس قربانی کو پیش کیا جائے گا تو وہ انتہائی جوش کے ساتھ اس میں حصہ لیتے ہوئے خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو جائے گا۔

(الفضل ۱۴ر نومبر ۱۹۴۴ء ص۶)

پھر فرمایا:۔

"وہ دفتر آنیوالا ہے جب خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک آواز بلند ہوگی اور مومنوں کو اپنی جانیں اسلام اور احمدیت کی حفاظت کے لئے اس کے آستانہ پر قربان کر دینی پڑیں گی جس طرح ایک چڑیا کا خون بہاتے وقت کسی انسان کے دل میں درد پیدا نہیں ہوتا۔ اسی طرح اس وقت کسی قربانی میں رحم سے کام نہیں لیا جائے گا اور مومنوں کا فرض ہوگا کہ وہ آگے بڑھیں اور اپنی جانیں ایک بے حقیقت شے کی طرح اس کے آستانہ پر قربان کردیں۔"

(الفضل ۱۴ نومبر ۱۹۴۶ء ص۵)

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواہش کے مطابق سلسلہ کے لئے ہر قسم کی قربانیوں کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین

وباللہ التوفیق

ضرورت سائنس ٹیچر

تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد اسٹیٹ میں سائنس پڑھانے کے لئے ایک ٹرینڈ B.Sc. ٹیچر کی ضرورت ہے B.Sc. ٹرینڈ ٹیچر یعنی B.T کا گریڈ
350-10-E.B.-270-10-160 روپیہ ہے۔
خواہشمند احباب اپنی درخواستیں فوری طور پر وکالت دیوان۔ تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔

(وکیل الدیوان)

لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ کا جلسہ سیرۃ النبی

۲۱ رجون ۱۹۶۷ء کو دس بجے بمقام احمدیہ بخشی بازار لجنہ ہال میں زیر صدارت حورالنساء صاحبہ جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا۔ زہرہ بیگم صاحبہ نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ نظم حضرت نبی کریم صلعم کی شان میں بیگم صاحبہ صاحبزادہ میرزا ظفر احمد صاحبہ نے خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد زہرہ بیگم صاحبہ نے بنگلہ میں درود شریف کی اہمیت اور حضرت نبی کریم صلعم کی سیرت طیبہ پر مختصر مضمون سنایا۔ بعد ازاں خاکسار نے رحمۃ للعالمین کے عنوان سے اردو میں مضمون سنایا۔ ان کے بعد بیگم صاحبزادہ میرزا ظفر احمد صاحب نے آپ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد بیگم ڈاکٹر عبدالصمد صاحب نے آپ کے اخلاق فاضلہ پر مفصل بیان دیا۔ دعا کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا۔

(خاکسار بیگم ابوبکر سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

منظوری انتخاب صدر، نائب صدر مجلس موصیان جماعتہائے احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے صدر اور نائب صدر مجلس موصیان کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ احباب یہ امر نوٹ فرمالیں کہ صدر موصیان سیکرٹری وصایا بھی ہوگا۔ لہٰذا مندرجہ ذیل جماعتوں میں اگر قبل ازیں سیکرٹریان وصایا کی منظوری ہو چکی ہے تو انہیں چاہیئے کہ وہ سیکرٹری وصایا کا چارج بھی صدر موصیان کو دے دیں۔

نام جماعت	نام صدر مع وصیت نمبر	نام نائب صدر مع وصیت نمبر
کراچی	x	ناصرہ بیگم صاحبہ ۶۱۶۰
دارالیمن ربوہ حلقہ ربوہ	x	سعیدہ بیگم صاحبہ ۶۹۲۳
احمد نگر ضلع جھنگ	x	رمضان بی بی صاحبہ ۷۵۵۷
فیکٹری ایریا ربوہ	چوہدری فضل الٰہی صاحب ۲۵۵۹	x
بنی سرروڈ ضلع تھرپارکر	x	مبارکہ بیگم صاحبہ ۱۳۲۹۸
میراں شاہ	x	مریم بیگم صاحبہ ۱۵۸۹۵
چک ۲۱۵ E.B ساہیوال	x	فاطمہ بیگم صاحبہ ۶۲۳۶
" ۸۹ ج ب ضلع لائلپور	محمد عبداللہ صاحب ۱۳۵۱۹	x
" ۸۸ ج ب " "	چوہدری برکت علی صاحب ۲۲۹۰	سلامت بیگم صاحبہ ۱۳۵۳۰
" ۳۵۷ W.B چاد شیخواد ملتان	x	خدیجہ بیگم صاحبہ ۶۹۷۹
شادیوال ضلع گجرات	منشی غلام محمد صاحب ۱۰۲۱۹	x
حلقہ نیلا گنبد لاہور	قاضی محمود صاحب ۵۱۲۵	x
راولپنڈی	x	صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ ۳۹۶۲
فتح پور ضلع گجرات	میاں محمد عالم صاحب ۹۰۸۱	x
چک ۱۲۷ رکھ لائلپور	منشی حاجی الیاس الدین صاحب	x
گھنوکے ججہ سیالکوٹ	حکیم محمد رشید صاحب ۱۷۸۲۲	x
شیخوپورہ	x	ثریا بیگم صاحبہ ۱۶۰۱۵
قصور ضلع لاہور	محمد صادق صاحب فاروقی ۸۳۵۰	x
چنیوٹ	x	رفیعہ بیگم صاحبہ ۱۱۱۲۸
حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور	میاں عبدالرشید صاحب ۵۶۲۸	x
ظفروال سیالکوٹ	چوہدری محمد عبداللہ صاحب باجوہ	x

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

ضرورت استاد

جامعہ احمدیہ میں ایسے استاد کی ضرورت ہے جو اردو پڑھا سکے۔ خواہشمند احباب جو تعلیم کا تجربہ رکھتے ہوں اور جن کی تعلیم کم از کم ادیب فاضل یا ایم اے اردو ہو اپنی درخواستیں وکالت دیوان میں بھجوا دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

تحریک جدید میں شمولیت کی اہمیت

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کا اجراء کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تحریک جدید میں شامل ہونا اختیاری ہوگا۔ مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا۔ . . . . میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے گا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

پس ہر احمدی کا تحریک جدید میں شامل ہونا ضروری ہے۔ جو احباب دفتر اول یا دوم میں شامل نہیں ہو سکے وہ تیسرے دفتر میں شامل ہوں اور اپنے وعدوں کو ۳۱ اکتوبر ۶۷ء تک ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

قائدین اضلاع توجہ فرمائیں

جملہ قائدین اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ کم سے کم سال کی ہر سہ ماہی میں اپنے ضلع کے تمام قائدین کا اجلاس ضرور بلایا کریں۔ ہر ایسے اجلاس کی تاریخ سے قبل ازیں مرکز کو مطلع کر دیا جائے تاکہ صدر مجلس خود یا اس کا نمائندہ شرکت کر سکے۔ ایجنڈا بھی مرکز کے ساتھ خط و کتابت کے ذریعہ طے ہو سکتا ہے۔ البتہ اس اعلان کے بعد ہر ضلع میں ہونے والے پہلے اجلاس کا ایجنڈا مندرجہ ذیل ہوگا۔

عمومی جائزہ و رہنمائی بسلسلہ نمبر۱ شعبہ اعتماد نمبر۲ شعبہ تربیت۔ نمبر۳ شعبہ تعلیم۔ نمبر۴ شعبہ مال۔ نمبر۵ شعبہ تحریک جدید۔ ۶ شعبہ اطفال

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سنٹر کراچی

میڈیکل ٹیکنالوجی۔ بی۔ ایس۔ سی کورس میں داخلہ دو سالہ ہوگا۔ مضامین کے دو مختلف گروپس میں ٹریننگ ہوگی۔ ٹریننگ کے بعد امیدواران ریسرچ بیسک سائنس ڈیپارٹمنٹ میں یا کلینکل لیبارٹریز میں کام کر سکیں گے۔

شرائط۔ ایف۔ ایس۔ سی فزکس۔ کیمسٹری بیالوجی کورس ۱ر۸ ۲ کو شروع ہوگا۔ درخواست کے کوائف۔ نام۔ عمر۔ ایڈریس۔ رہائش اور سکول و کالج کی تعلیم کے متعلق تفصیل۔ میٹرک اور ایف۔ ایس۔ سی کی سندات کی مصدقہ نقول۔ دو کریکٹر سرٹیفکیٹس منجانب فرسٹ کلاس گورنمنٹ افسر اور صحت کا سرٹیفکیٹ کی رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعہ درخواست ڈائریکٹر سنٹر مذکور کو ۱۵ر۷ سے پہلے پہنچ جانی چاہیئے۔ ملازم اپنے افسران کی معرفت درخواست دیں

(پ۔ ٹ ۲۰ر۶) (ناظر تعلیم)

اعلان دارالقضاء

بمقدمہ محترمہ صغراں بیگم صاحبہ بنام مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب ابن مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب مرحوم سابق ساکن ڈگری ضلع تھرپارکر تاریخ سماعت ۲۴ر۷ بوقت ۹ بجے صبح مقرر کی گئی ہے۔ مکرم قریشی عبدالرشید صاحب قاضی سلسلہ احمدیہ دفتر دارالقضاء ربوہ میں سماعت فرمائیں گے۔

چونکہ معمولی طریق سے مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب کو اطلاع نہیں دی جا سکی اسلئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ (ناظم دارالقضاء)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس بھی کرتی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل محض اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر معہ مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (یہی وصیت کنندگان کی سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۸۲۲:۔ میں صدیقہ بیگم بنت چوہدری بارے خان صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر بیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲۵/RB لدھر ڈاکخانہ خاص ۱۲۷/RB بھلوال پور ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ مجھے ماہوار -/۱۰ روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر میں کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت آج مورخہ ۶۷/۳/۱ سے نافذ فرمائی جاوے۔

الامۃ: صدیقہ بیگم بنت چوہدری بارے خان صاحب وڑائچ چک ۱۲۵/R-B لدھر ڈاکخانہ خاص بھلوال پور ضلع لائل پور

گواہ شد:۔ نصیر احمد بقلم خود۔ چک نمبر ۱۲۵ آر۔ بی ڈاکخانہ چک ۱۲۷۔ آر۔ بی۔ بھلوال پور

گواہ شد:۔ نذیر احمد بقلم خود۔ چک ۱۲۳ جنوبی ضلع سرگودھا

مسل نمبر ۱۸۸۲۳:۔ میں محمد اسماعیل ولد امام الدین قوم بھٹی پیشہ کاشتکاری عمر ۵۸ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن چک ۲۶۔ اسلام آباد۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ رمارچ ۱۹۶۷ء سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرے پاس ایک عدد مشین سلائی قیمتی دو صد روپے ہے۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی اس وقت مجھے کوئی آمد نہیں اگر کبھی کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو گیا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ (شرح ۱/۱۲ ماہوار)

نشان انگوٹھا:۔ محمد اسمٰعیل

گواہ شد:۔ منور احمد خان صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۶۔ گجرات

گواہ شد:۔ حاجی محمد ابراہیم خلیل چک ۲۶ اسلام آباد۔ ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۱۸۸۲۴:۔ میں محمودہ بیگم بیوہ ماسٹر شاہ دین صاحب مرحوم پیشہ خانہ داری عمر بیالیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۱۹۔ ر۔ب گنڈا سنگھ والا ڈاکخانہ لائل پور ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۳/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:

اس وقت میری کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) ایک ایکڑ زرعی زمین واقعہ چک نمبر ۲۱۹۔ ر۔ب۔ گنڈا سنگھ والا جس کی قیمت آج کل کے حساب سے پانچ ہزار روپے۔

(۲) دو تولے زیور طلائی جس کی موجودہ قیمت ڈھائی صد روپے ہے۔

(۳) اس کے علاوہ میرے پاس بارہ صد روپے نقد ہیں۔ میں اپنی اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد یا آمد نہیں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد یا ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو گا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جاوے۔ شرح اول (-/۱۵ روپے)

العبد۔ نشان انگوٹھا محمودہ بیگم

گواہ شد:۔ راقم الوصیت محمد اسماعیل عبد الکریم مل انچارج ضلع لائل پور۔

گواہ شد:۔ محمد احمد بی اے پسر چوہدری شاہ دین صاحب مرحوم۔

مسل نمبر ۱۸۸۲۶:۔ میں بشیر بیگم زوجہ ماسٹر نصراللہ خان قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واتا زیدکا ڈاکخانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اپریل ۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد کچھ زیور تھا جو میں اپنی مرضی سے اپنے والدین کو دے چکی ہوں۔ اور وہ تقریباً چار صد روپے تھا۔ اور ایک حق مہر ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ کل رقم مبلغ -/۵۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت اگر کوئی مزید جائداد ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر کبھی کوئی آمد ہوئی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ (شرح اول -/۱ روپیہ)

الامۃ۔ بشیر بیگم۔

گواہ شد: چوہدری عزیز اللہ باجوہ امیر ضلع حیدرآباد

گواہ شد:۔ ماسٹر نصر اللہ خان خاوند موصیہ بقلم خود

گواہ شد:۔ چوہدری بشیر احمد باجوہ امیر جماعت اللہ زیدکا ضلع سیالکوٹ۔

قائدین کا امتحان

حال ہی میں ایک ضلع کے قائدین کے اجلاس میں مختلف قائدین کی کارگزاری کا جائزہ لینے کے بعد بڑی شدت سے ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ جملہ قائدین بالخصوص خدام الاحمدیہ کے نظام سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے مجلس کا بنیادی لٹریچر ضرور پڑھیں۔ کئی مجالس میں کام نہ ہونے کی بڑی وجہ قائدین کی عدم واقفیت ہے پس اس کمی کو دور کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ تمام قائدین کا مرکز کے شعبہ اعتماد کی طرف سے مندرجہ ذیل کتب کا امتحان لیا جائے۔

(۱) دستور اساسی (۲) ہماری ذمہ داریاں (۳) لائحہ عمل برائے سال رواں۔

امسال اس امتحان کے لئے یکم ستمبر کی تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔ جن قائدین کے پاس یہ لٹریچر موجود نہ ہو وہ فوری طور پر شعبہ اعتماد مرکزیہ سے مطالبہ کریں۔ امتحانی پرچے ڈاک کے ذریعے بھجوا دیئے جائیں گے۔ جن کا جواب پرچہ پہنچنے کے بعد تین دن کے اندر اندر بھجوانا ہو گا۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شوریٰ ۱۹۶۷ء کے فیصلہ جات اور سیکرٹریان تحریک جدید کے فرائض

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کا تبلیغی کام ہر سال وسیع تر ہوتا جا رہا ہے جس کے نتیجہ میں ہر سال اخراجات میں اضافہ ناگزیر ہے۔ اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے امسال شوریٰ میں چند اہم فیصلے کئے گئے ہیں جن کا تعلق سیکرٹریان تحریک جدید کے فرائض سے ہے وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ سیکرٹریان کرام کا فرض ہے کہ وہ اپنی جماعت کی مجلس عاملہ میں رکھ کر ایک معین لائحہ عمل تیار کر لیں اور اس پر استقلال کے ساتھ کاربند ہو جائیں تا آئندہ سال مجلس شوریٰ میں اپنی مساعی کے ٹھوس نتائج پیش کر سکیں۔ اور تحریک جدید کے تبلیغی جہاد کو خاطر خواہ تقویت پہنچانے کا باعث بنیں۔

۱۔ اس امر کا جائزہ لیا جائے کہ حضرت مصلح موعودؓ کے بیان فرمودہ معیار قربانی (ماہوار آمد کا پانچواں حصہ) سے جو دوست کم قربانی پیش کر رہے ہیں کس قدر ہیں۔ ان کو معیاری قربانی پیش کرنے کی پوری کوشش کی جائے۔

۲۔ عادی بقایاداران کو اس سال قبل از وقت زیر نظر رکھا جائے تا سال رواں کی وصولی سو فیصدی ہو سکے۔

۳۔ احباب سے اخلاص سے وعدے لئے جائیں کہ وہ اس سال اپنے کل چندہ تحریک جدید کا کم از کم پانچ فی صدی ضرور بڑھائیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(وکیل المال تحریک جدید)

نوٹس

از دفتر چوہدری فضل الدین ایڈووکیٹ لائل پور

امینہ بیگم مدعیہ بنام محمد رشید احمد مدعا علیہ دعویٰ انفساخ نکاح۔ نوٹس بنام محمد رشید احمد ولد نذیر محمد قوم ارائیں چک ۲۴۸ گ ب ضلع لائل پور مدعا علیہ آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مندرجہ عنوان بالا ضمانت امینہ بیگم دختر نعمت علی قوم ارائیں ساکن ۱۵۲/ر ب ... لائل پور مدعیہ بعدالت جناب چوہدری شیخ اسلم صاحب فیملی کورٹ جج لائل پور دائر ہو چکا ہے جس کی تاریخ پیشی ۶۷/۹/۲ ہے۔ نقل عرضی دعویٰ فہرست گواہان آپ کو علیحدہ بذریعہ رجسٹری ارسال کی جا رہی ہے آپ اشتہار ہذا کے پندرہ یوم کے اندر جواب دعویٰ حسب ضابطہ داخل کریں ورنہ آپ کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔ ۶۷/۶/۳۰

امینہ بیگم مدعیہ بذریعہ چوہدری فضل دین ایڈووکیٹ لائل پور

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ (منیجر)

سفر یورپ پر ربوہ سے حضور ایدہ اللہ کی روانگی

بقیہ صفحہ اول

جونہی حضور موٹر کار سے اتر کر پلیٹ فارم پر تشریف لائے احباب نے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، حضرت امیر المومنین زندہ باد، کے پرجوش نعرے لگائے دیر تک فضا نعروں سے گونجتی رہی چونکہ حضور ایک روز قبل مسجد مبارک میں نماز مغرب کے بعد ربوہ کے مقامی احباب اور بیرون جات سے آئے ہوئے احباب کو شرف مصافحہ عطا فرما چکے تھے اس لئے صرف ان احباب نے ہی اس موقعہ پر مصافحہ کا شرف حاصل کیا جو اس روز صبح ہی بیرون جات سے ربوہ پہنچے تھے۔ چونکہ احباب دور دور تک قطاروں میں کھڑے تھے اور پیچھے کھڑے ہوئے احباب کے لئے حضور کی زیارت کرنا ممکن نہ تھا۔ اس لئے حضور نے ازراہ محبت و شفقت دور دور تک پھیلے ہوئے مشتاقان دید کے جذبات کا احساس کرتے ہوئے ایک کرسی لانے کی ہدایت فرمائی چنانچہ ایک آرام کرسی لائی گئی اور حضور کچھ دیر اس کرسی پر کھڑے رہے تاکہ حضور خود بھی اپنے وفا شعار و ایثار پیشہ احباب کو دیکھ سکیں۔ اور دوسری طرف احباب بھی زیارت کے شرف سے مشرف ہو سکیں حضور کا کرسی پر کھڑا ہونا تھا کہ احباب میں خوشی و مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور انہوں نے پھر والہانہ انداز میں پرجوش اسلامی نعرے بلند کرنے شروع کر دیئے۔ دریں اثناء مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے لاؤڈ سپیکر پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی دعائیہ نظم "اے خدا اے میرے سبحان خدا حافظ و ناصر" خوش الحانی سے پڑھنی شروع کی۔ احباب ایک ایک مصرعہ پر زیر لب آمین ثم آمین کہتے رہے۔

اس تمام عرصہ میں اور اس کے بعد بھی حضور قریباً پندرہ منٹ تک زیر لب دعاؤں میں مصروف رہے۔ اور ہزاروں ہزار احباب بھی اپنی اپنی جگہ کھڑے خاموشی سے دعائیں کرتے رہے۔ جب یہ اطلاع موصول ہوئی کہ گاڑی لالیاں پہنچ چکی ہے اور اب وہاں سے ربوہ کی جانب روانہ ہونے والی ہے حضور نے دس بج کر دس منٹ پر ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کرائی جس میں سب احباب شریک ہوئے۔ یہ دعا ایک خاص شان کی حامل تھی۔ سات منٹ تک اسٹیشن اور اس کا ماحول ہزارہا قلوب سے نکلنے والی متضرعانہ دعاؤں کے دوران احباب کی ہچکیوں اور سسکیوں کی دھیمی آوازوں سے گونجتا رہا۔ اجتماعی دعا سے فارغ ہونے کے بعد مزید پندرہ منٹ تک انفرادی طور پر زیر لب دعاؤں کا سلسلہ جاری رہا۔ نیز درمیان میں حضور حسب ضرورت بعض احباب سے گفتگو بھی فرماتے رہے۔

ربوہ سے روانگی۔

دس بج کر ۵۳ منٹ پر گاڑی ربوہ کے اسٹیشن پر پہنچی۔ حضور اور قافلہ کے دیگر ارکان جونہی گاڑی میں سوار ہوئے تو احباب دیوانہ وار حضور کے ڈبہ کی طرف دوڑ پڑے۔ گاڑی روانہ ہونے تک حضور اپنے ڈبہ کے دروازے میں کھڑے رہے پونے گیارہ بجے گاڑی نے وسل دی۔ جونہی گاڑی حرکت میں آئی احباب نے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، اسلام زندہ باد حضرت امیر المومنین زندہ باد کے پرجوش نعرے لگا کر حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ اس وقت احباب پر عجب وارفتگی کا عالم طاری تھا۔ بعض احباب بلند آواز سے دعائیں پڑھ رہے تھے اور بعض نوجوان شدت جذبات کے باعث بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہے تھے۔ جب تک گاڑی پلیٹ فارم کے ساتھ ساتھ گزرتی رہی حضور گاڑی کے دروازے میں کھڑے ہاتھ ہلا ہلا کر احباب کے سلام کا جواب دیتے رہے۔ اس وقت حضور کی آنکھیں بھی پرنم تھیں اور حضور بدستور زیر لب دعاؤں میں مصروف تھے۔

صدقہ کے طور پر بکروں کی قربانی۔

گاڑی روانہ ہوتے ہی حضور ایدہ اللہ کی طرف سے سات بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ نیز مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے اپنی طرف سے ایک بکرا ذبح کرایا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بھی بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر انتظام ربوہ کے جملہ محلہ جات میں بھی اسی روز نماز فجر کے بعد ایک ایک دو دو بکرے ذبح کئے گئے تھے۔

باالتزام دعاؤں کی تحریک

حضور ایدہ اللہ انشاء اللہ العزیز ۸ جولائی کو علی الصبح بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے عازم یورپ ہوں گے۔ احباب جماعت ان ایام میں پورے درد، پوری توجہ اور پورے التزام کے ساتھ مسلسل دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کے جملہ ہمراہیوں کا سفر و حضر میں ہر لحظہ اور ہر آن حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ حضور ان اقوام تک کامیابی سے پیغام حق پہنچا کر اور ان پر اتمام حجت کر کے کامیاب و کامران خیر و عافیت کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ یورپ کی قومیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد اسلام میں داخل ہوں اور خدائی وعدوں کے بموجب وہاں بھی اسلام اس طور پر غالب آئے کہ ہر طرف اسلام ہی اسلام ہو۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔

فضل عمر فاؤنڈیشن میں داخل کردہ رقوم کی اسم وار تفصیل بھجوائیں

مقامی جماعتوں کے متعلقہ عہدیداران سے ضروری گذارش

فضل عمر فاؤنڈیشن سے متعلقہ مقامی عہدیداران کی خدمت میں قبل ازیں گذارش کی جا چکی ہے کہ وہ فاؤنڈیشن کے لئے جو عطیات احباب سے وصول کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ یا بنکوں میں داخل کرتے ہیں ان کی اسم وار تفصیل دفتر ہذا میں بھجوا دیا کریں۔ لیکن بہت سی جماعتوں کی طرف سے جمع شدہ بیشتر رقوم کی تفصیل دفتر ہذا میں نہیں پہنچی جس کی وجہ سے معطی حضرات کے انفرادی کھاتوں میں اندراجات نہیں ہو سکتے۔ لہذا پھر بتاکید گذارش کی جاتی ہے۔ کہ براہ مہربانی اپنی داخل کردہ رقوم کی اسم وار فہرست متعلقہ کوپنوں کے حوالہ سے جلد تر دفتر ہذا میں بھجوا دیں اور آئندہ جو رقوم داخل کریں ان کی تفصیل ساتھ کے ساتھ بھجواتے رہیں تاکہ معطی حضرات کے حساب کے کھاتے مکمل رکھے جا سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

درخواست دعا!

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری بچی امتہ المجید کا دل کا اپریشن ۲۷/۶ بروز منگل جناح ہسپتال کراچی میں صبح ۹½ بجے شروع ہو کر ۲½ بجے ختم ہوا۔

الحمدللہ کہ اپریشن کامیاب رہا ہے اور صحت ٹھیک ہو رہی ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری بچی کو جلد صحت یاب کرے۔ آمین۔ (میاں عبدالسلام نگر ربوہ حال کراچی)

۲۔ محترم حکیم فضل الٰہی صاحب غلہ منڈی ربوہ کو ہرنیا کی تکلیف کی وجہ سے سر جیکل وارڈ سول ہسپتال لائل پور میں داخل کرایا گیا ہے۔ جن کا ۸ جولائی بروز ہفتہ اپریشن ہوگا۔ بزرگوں اور دوستوں سے ان کی صحت و عافیت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک بشارت احمد۔ ربوہ)

ضرورت ہے!

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک لیکچرار اکنامکس کی ضرورت ہے صرف فرسٹ یا سیکنڈ کلاس ایم اے ہی ۱۵ اگست تک درخواستیں بھجوا دیں۔

گریڈ:۔ ۴۶۵-۱۵/۳۷۵-۱۵-۲۴۰ علاوہ گرانی الاؤنس ۲۰ ہو گا۔

(قاضی محمد اسلم۔ ایم اے۔ کینٹب۔ پرنسپل)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ رفیعہ بیگم سلمہا اہلیہ مکرم سلطان احمد صاحب لاہور کو مورخہ ۵ جولائی ۶۷ء پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود مکرم محمد اسمٰعیل صاحب خوشنویس فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اسے خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ (محمد رشد کارکن دفتر مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴